دارالکتب اخبار حکمت والاسرار موچی گیٹ لاہور کی

طبی کتب کا سلسلہ نمبر ۱

# رسالہ پارہ

جو

ایک نہایت ہی مفید اور اپنی طرز کی پہلی تصنیف ہے جس میں پارہ کے متعلق ہر قسم کی معلومات بسیار تحقیق و تدقیق کے بعد درج کی گئی ہیں۔ پارہ کے مشہور نام و اقسام۔ ماہیت نیز طبی۔ کیمیائی۔ صنعتی خواص و مجربات بالوضاحت لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں پارہ کا بے نظیر کشتہ بنانا نیز اکسیر قمری و شمسی میں اس کے طریق استعمال کی ایسی لاجواب تراکیب درج کی گئی ہیں۔ جن کے جاننے کے لئے اہل فن مدتوں کی تلاش و سرگردانی کے باوجود ناکام رہ چکے ہیں۔

مصنفہ و مؤلفہ


عالیجناب حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء
مصنف و مؤلف متعدد کتب طبیہ و پنشنر سفری ڈاکخانہ



بعد از اخذ حقوق دائمی از مصنف
تاجر سردار خان مالک دارالکتب حکمت والاسرار لاہور کی سعی سے
کریمی پریس [illegible] لاہور میں باہتمام [illegible] طبع ہوا

# دیباچہ

پارہ جس کے موضوع پر یہ کتاب لکھی گئی ہے - ایک عجیب شے ہے جس کی ہر ایک بات حیرت انگیز ہے - باوجود ایک مجسم شے ہونے کے ہاتھ کی چٹکی میں نہیں آتا اور اگر برف میں دبا دیا جائے تو انتہائی سردی پاکر جم جاتا اور ٹھوس بن جاتا ہے لیکن ہوا میں رکھنے سے پانی کی طرح پھر سیال بن جاتا ہے - ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ جب اسے گندھک یا کسی دوسری شے مثلاً کوزہ مصری - سم الفار یا نمک وغیرہ کے ساتھ کھرل کریں تو باوجود نہایت باریک پوڈر ہو جانے کے اگر چٹکی میں دبائیں تو آواز ضرور دیگا - گویا یہ بتا دیگا کہ میں آن رکھنے والا ہوں - اس کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ ہر ایک دھات کی طرف منتقل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے - یعنی چاندی کی بُو سے چاندی - سونے کی بُو سے سونا - تانبے کی بُو سے تانبا اور لوہے کی بُو سے لوہا بن جاتا ہے - اسی صلاحیت نے اسے سادھو - سنیاسی اور کیمیا گری کے شائقین کی جان بنا دیا ہے - بڑے بڑے رشیوں نے اپنے اپنے گرنتھوں میں اس کی تعریف کے متعلق دفتر کے دفتر بھر دیئے ہیں - بلکہ وہ تو یہاں تک مبالغہ کر گئے ہیں کہ دُنیا کی کل پیدائش ہی پارہ کے ذریعہ ہے - بعض نے اسکے عجیب و غریب گُن کے قلمبند کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ پارہ کی گولی سدھ بنائی جاتی ہے - وہ گولی جس کے پاس ہو اس پر کوئی حربہ اثر نہیں کرتا نہ وہ پانی میں غرق ہوتا ہے - نہ آگ میں جلتا ہے - اگر اس گٹکے کو پنڈلی سے باندھ لیں تو راہ چلنے میں تکان بالکل نہیں ہوتی اور کئی کئی سو کوس کی منزل پا پیادہ بہت جلد طے کر لی جاتی ہے اگر اسے کمر میں باندھ کر مشغول ہوں تو جب تک اسے کمر سے علیحدہ نہیں کرینگے فارغ نہیں ہونگے - اگر مصفیٰ پارہ بامشرائط کشتہ بنا لیں تو اس کا ایک تنکا اسقدر طاقت پیدا کرتا ہے کہ سینکڑوں مرد[illegible] سے باری لے جاتا ہے - بعض جوگی بیان کرتے

بتایا کہ اس کا ایک گٹکہ ایسا بھی بنتا ہے کہ اس کے پر نکل آتے ہیں اور وہ بھن بھناتا ہے اور اگر موقع ملے تو اڑ جاتا ہے۔ اسی طرح پارے کے مختلف خواص اسقدر کتابوں میں لکھے ہیں کہ اگر ان سب کو یہاں تحریر کیا جائے تو ایک نہایت ہی ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ مگر ہم نے غیر ضروری باتوں کو ترک کر کے پارہ کے متعلق صرف مفید طبی اور کیمیائی اعمال یہاں جمع کر دیئے ہیں جو ہم کو مختلف مطبوعہ کتب۔ قلمی و مخفی بیاضوں نیز بعض سادھو سنیاسیوں کے گٹکوں اور بعض شوقینوں کے اوراق پراگندہ سے ملے ہیں اور بعض اُستادوں اور کاریگروں نے بتلائے ہیں۔ ان کے صحیح اور مجرب ہونے کی نسبت تو ہمارا ایک ہی جواب ہے کہ جو بات تم تجربے میں صحیح اُترے اُسے صحیح جانو۔ آزماؤ اور اپنی اپنی قسمت کی برات حاصل کرو۔ کسی نسخہ کا دو ایک دفعہ اتفاقیہ بن جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ تم اس پر حاوی ہو گئے ہو بلکہ بار بار تجربے سے مشق بہم پہنچاؤ اور اس کے نشیب و فراز کو سمجھو۔ فن بہت نازک ہے اور بڑی تجربہ کاری اور مشق چاہتا ہے۔ اس لئے سوچ سمجھ سے کام لو۔ اندھا دھند کام کر کے نقصان نہ اُٹھاؤ۔

ہم نے بہت سی تحقیق اور محنت کے بعد اس کتاب میں پارہ کے متعلق ہر قسم کی معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ ناظرین کو اس موضوع پر کسی دوسری کتاب کی ورق گردانی کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

نیاز مند

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء۔

# پارہ

**نام**۔ اسے عربی میں زیبق۔ فرار فارسی میں سیماب انگریزی میں مرکری اور کوئک سیلور لیٹن میں ہیڈ رار جرم سنسکرت میں رس اور پارد ہندی میں پارہ بنگالی۔ مرہٹی اور گجراتی میں پارہ۔ تلنگی میں پارہ بسم۔ کرناٹکی میں پار درسہ کہتے ہیں۔ اہل اکسیر اور مہوسین نے اس کے بہت سے اصطلاحی نام رکھے ہیں۔ مثلاً افروہ اجواح۔ اصل۔ اصل البارد۔ ابن فرار۔ آہوئے آتشین۔ اکسیر القمر۔ اکسیر الشمس۔ ابور۔ ایاس۔ اسرار۔ احیا۔ برق۔ بارد۔ بسوہ۔ بیتاب۔ بورق الماء۔ جنزع۔ روح۔ رس۔ روح الاجساد۔ روح رطب۔ رعد۔ رابق۔ رمز۔ شاطر۔ ثو۔ سلوالون۔ یشاہد۔ طلسم۔ عطارد۔ عد۔ عبد۔ عیار۔ عذقا۔ عنقا۔ عصی۔ غلام۔ غلام بچہ۔ غواص فرار کاب مقدع۔ مغرب۔ مقتول قاتل۔ ماء الحیات۔ نافر۔ نقرہ آب۔ وحی۔ ہیرا۔ ہارب۔ یمشی۔

# ماہیت

ایک ادپدھات ہے پگھلی ہوئی چاندی کی مانند جو ہر وقت سیال حالت میں رہتی ہے۔ ہاتھ سے پکڑی نہیں جاتی چٹکی میں آتی ہی نہیں۔ اگر زمین پر گر پڑے تو بیشمار چھوٹے چھوٹے گول گول ذرے بن جاتے ہیں۔ پارہ دراصل ٹھوس شے ہے لیکن ہوا اور خلا کی حرارت اسے سیال حالت میں رکھتی ہے۔ کیونکہ موسمی حرارت اسے نرم رکھنے کے لئے کافی ہے۔ اگر برف میں اسے دبا دیں یا نہایت سرد ملک جیسے قطبی علاقہ میں لے جائیں یا نقطہ انجماد سے ۴۷ درجہ نیچے رکھیں تو یہ جم کر چاندی کیطرح ٹھوس ہو جائیگا اسوقت اسے ہتھوڑے سے چاندی کی طرح گھڑ سکتے ہیں۔ بڑھا سکتے ہیں اور کرت کرو تی کیطرح تباہ کر سکتے ہیں۔ اگر کانچ کی نلی نالی میں پارہ ڈالکر اسے برف میں دبا دیں تو

عرصہ میں پارہ جم کر ٹھوس ہو جاویگا۔ جو نلکی کے اندر سے نہیں نکل سکیگا۔

**وجہ تسمیہ**۔ پارہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا ہر ایک حصہ پارہ پارہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یعنے اس کو جتنی دفعہ ہلاویں اور گراویں اس کے ذرّے ہوتے چلے جاوینگے اس کا لیٹن نام ہیڈرارجرم یونانی نام ادرارجیرس سے نکلا ہے جو دو کلموں سے مرکب ہے۔ ایک ادر بمعنی پانی دوسرا آرجیرس بمعنے چاندی یعنے چاندی کا پانی۔ اس کا ہندی نام رس اس لئے ہے کہ رس تت کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ تمام دھاتوں کی اصل ہے۔ اس لئے رس کہلاتا ہے۔ اس کا عربی نام زیبق ہے جو معرب ہے اس کے فارسی نام جیوہ سے اور شاید جیوہ ہندی لغت ہو۔ جس کے معنے زندگی کے ہیں۔ کیونکہ اہل اکسیر اسے عین الحیات کہتے ہیں۔

**تاریخ**۔ یہ دھات بہت قدیم زمانہ سے معلوم ہے۔ کیونکہ ہندی اور یونانی دونوں طبیبوں نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے بہت سے مرکبات لکھے ہیں۔ اہل اکسیر کو بھی اس کا حال معلوم تھا چنانچہ بہت ہی قدیم زمانہ میں جبکہ دنیاوی علوم و فنون ابھی پیدا ہی ہو رہے تھے تو اکسیر گر اس سے بہت سے اکسیری مرکبات اور ہندی رسائنی اس سے رس بنایا کرتے تھے۔

## نسبت بہ ستارہ

اسے عطارد سے منسوب کرتے ہیں۔ اسی لئے اس کا نام مرکری ہے کہ مرکری ستارہ عطارد کو کہتے ہیں۔

## جائے پیدائش

یوں تو کم و بیش پارہ ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ تر مقامات ذیل میں پیدا ہوتا ہے۔ نیو ایلمیڈن واقعہ کیلیفورنیا۔ پیرو۔ چین اڈریا واقعہ آسٹریا (ایلمیڈن (واقعہ ملک ہسپانیہ)۔

# طریق حصول

خالص حالت میں پارہ بہت کم ملتا ہے۔ سونے یا چاندی کے کانوں سے کہیں کہیں مل جایا کرتا ہے اور اسی مشاہدہ کی بنا پر اکسیر گر خیال کرتے ہیں کہ پارہ اپنے مدارج طے کرتے کرتے سونے کی اعلےٰ حالت تک پہنچ جاتا ہے اور درمیانی درجے مثلاً قلعی چاندی وغیرہ سب حالتوں میں سے اسے گذرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس کان سے سونا نکلتا ہے۔ اُسی کان سے پارہ قلعی اور چاندی کے کچھ ٹکڑے بھی اکثر مل جایا کرتے ہیں۔ پارہ ذیل کی اشیاء سے ملا ہُوا پایا جاتا ہے۔

چاندی۔ سونا۔ آکسیجن۔ کلورین۔ سیلی نیم۔ گندھک وغیرہ۔

جب یہ گندھک کے ہمراہ ملا ہُوا ہوتا ہے تو بشکل مرکیورک سلفائیڈ یا پارے یا شنگرف پایا جاتا ہے۔ شنگرف کی شکل میں بکثرت ملتا ہے۔ پس شنگرف کو چونے کے پانی کے ساتھ جوش دینے سے پارہ جدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حکمائے قدیم شنگرف معدنی کو چونے کے پانی کے ساتھ جوش دیکر اُس میں سے پارہ نکالا کرتے تھے۔

# حصول کا طریق دیگر

جن پہاڑوں میں سُرخ رنگ پتھروں کے ساتھ ملا ہوا پایا جاتا ہے وہاں اس کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ پتھروں کو کوٹ کر درد را کر لیتے ہیں۔ پھر اُن میں چونہ ملا کر آگ پر بھونتے ہیں۔ بعد ازاں ان بھونے ہوئے ٹکڑوں کو لوہے کے قرع انبیق میں ڈال کر بھٹی پر چڑھاتے ہیں۔ پارہ اُڑ کر اوپر جا لگتا ہے۔ اور گندھک کچھ سڑ جاتی ہے اور کچھ تیزاب بن کر دوسری طرف شیشوں میں چلا جاتا ہے۔ پس پارہ الگ کر لیتے ہیں اور تیزاب الگ۔ اسی لئے گندھک کا تیزاب ولایت سے بہت سستا آتا ہے۔ کیونکہ پارہ نکالتے وقت تیزاب مفت میں بھی نکل آتا ہے۔

# جن اشیاء میں پارہ ملا رہتا ہے

معدن کے علاوہ پارہ اور بھی کئی اشیاء میں ملا ہوا پایا جاتا ہے۔ مثلاً مچھلی کے سر شیرے کا گوشت سے یا کتے کے سڑے گلے گوشت سے یا کیکر کی پھلیوں کے سڑے ہوئے خیساندہ سے۔ بعض اوقات کیکر کی پھلیاں جب پانی میں بھگو دی جاتی ہیں۔ تو پانی کے سڑ جانے پر تہ سے پارہ نکل آتا ہے۔ علاوہ ازیں ابرک انڈوں کا چھلکا۔ شنگرف۔ رسکپور وغیرہ کے اندر پارہ پایا جاتا ہے۔

# ایک غلط روایت کی تردید

بعض لوگ اسے شیو جی (مہادیو) کا ویرج کہتے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ کسی جگہ ایک کنواں ہے جس کے اندر پارہ ہے۔ جب کوئی شخص خوبصورت عورت کا بھیس بنا کر اس کنوئے پر جا کر جھانکتا ہے۔ تو پارہ اندر سے فوارہ کی طرح اچھل کر اوپر آتا ہے۔ وہ عورت گھوڑے پر سوار ہوتی ہے۔ اس لئے بھاگ جاتی ہے اور پارہ پلٹ کر پھر کنوئے میں چلا جاتا ہے۔ لیکن پلٹتے وقت جتنا باہر رہ جاتا ہے اُسے لوگ جا کر اٹھا لاتے ہیں۔ لیکن وہ چپ چاپ رہتے ہیں بولتے نہیں بعض کہتے ہیں کہ بعض پہاڑوں میں چشمے ہیں جن میں سے پانی کی طرح ٹپکتا رہتا ہے۔ اور بعض جگہ سے بذریعہ ڈول نکلتے ہیں۔ یہ سب روائتیں بالکل غلط ہیں۔ پارہ جس طرح معدنوں سے نکلتا ہے اُس کا حال ہم لکھ چکے ہیں۔

# پارہ کی اصلیت بقول حکماء یونان

حکمائے یونان پارہ کی پیدائش اس طرح بتاتے ہیں کہ زمین کے انجرات لطیف اور دخان جب باہم ملتے ہیں۔ تو زمین کے اندر باہم مل کر حرارت زمین سے پختہ ہو کر پارہ بن جاتے ہیں اور چونکہ اس کے ہر ذرہ میں بخار آبی و ارضی موجود ہوتے ہیں۔

انداانکی خشکی کے سبب یہ چٹکی میں پکڑے نہیں جاتے اور چونکہ ہوا ہر وقت اس میں موجود ہوتی ہے۔ اس لئے چٹکی میں پکڑتے وقت ہوا اس کو پھیلا دیتی ہے اور یہ پکڑا نہیں جاتا۔ پارہ کی سفیدی بوجہ کثرت رطوبت ہے اور اس کی سیاہی بسبب احتراق کے ہے۔ اس لئے جب اس کو اعتدال پر لاتے اور مدبر کرتے ہیں تو اسکی سیاہی زائل ہو جاتی ہیں اور یہ جملہ امراض اجسام و اجساد کو زائل کرتا ہے بدن میں طاقت نظر میں روشنی بڑھاتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ کھایا پیا ہضم ہوتا ہے۔ اور خون و مادہ تولید کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ پارہ مدبر شدہ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اور بدن کا ایسا کایا پلٹ کرتا ہے کہ بال از سر نو سیاہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

# پارہ کی نسبت اکسیرگروں کے قول

پارہ ہر دھات کی اصل ہے گویا کل دھاتیں اسی سے بنتی ہیں۔ اگر اس کی ہوا خارج کر دی جائے تو یہ گاڑھا اور قائم النار ہو جاتا ہے۔ اگر اس کی رطوبت اعتدال سے کم ہو جاویگی تو یہ سنڈہ ہو جاویگا۔ اسی لئے جو پارہ قائم النار کیا جاتا ہے وہ غلیظ القوام ہو جاتا ہے۔ ایسا پارہ اجساد میں غواص نہیں ہوتا نہ کسی جسد کو زنگ بخشتا ہے۔ اگر رطوبت اعتدال سے زیادہ ہو گی تو قوت باہ کم ہو جاویگی بھوک بند ہو جاویگی۔ اگر احتراق قائم رہا یا بڑھ گیا تو یہ دھاتوں کو پھوٹک کر دیگا۔ اور اگر کھانے کے کام میں لایا جاویگا تو اپنے احتراق سے بدن کو بگاڑ دیگا۔ اور خون کے فساد کے امراض مثلاً خارش۔ داد چنبل۔ جذام۔ برص۔ سل۔ دق۔ برسام۔ صرع پیدا کر دیگا۔ کیونکہ یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ مدبر پارہ کا اگر صحیح کشتہ تیار ہو تو یہ اکسیر الاجسام کا کام دیتا ہے اور اگر غیر مدبر پارہ کا کشتہ بنا دیں تو یہ خون کو فوراً بگاڑ دیتا ہے۔ پارہ میں یہ بھی صلاحیت ہے۔ کہ جس دھات کی بو اس کو پہنچائی جاوے وہی دھات بن جاتا ہے۔ مثلاً اگر شنگرف کی ڈلی پر

تانبے کا باریک برادہ لعاب گھیکوار سے ملا کر لیپ کریں۔ پھر اسے ایک لمبی نلکی میں بھر کر نیچے اوپر اور دس تولہ برادہ تانبا دیکر نلکی کا منہ بند کر کے سکھا کر اسے پہلے آگ پاؤ بھر اوپلوں کی دوسری آدھ سیر۔ تیسری آنچ ایک سیر اوپلوں کی اور چوتھی آگ دو سیر اوپلوں کی دیں۔ ایک دفعہ کی بند کی ہوئی نلکی چاروں آنچ میں برابر بند رہتی ہے۔ چار آنچوں کے بعد نلکی سرد کر کے کھولیں۔ اندر سے شنگرف کی ڈلی نکالیں جو باوزن مگر سرمہ کی طرح سیاہ ہوگی۔ اسے پھر شہد سہاگہ گھی ہر ہموزن میں ملا کر کٹھالی میں ڈال کر آگ میں چرخ دیں شنگرف چرخ کھا کر سیاہ رنگ کی دھات بن جاویگی اور جب اس دھات کو نمک اور نوشادر کی چٹکیاں دیں تو صاف تانبے کی ڈلی بن جاویگی۔ اسی طرح اگر اس پر برادہ جست کا لیپ کریں اور اسی کے برادہ میں بطریق بالا عمل کریں تو اب شنگرف میں سے جست نکلیگا۔ اسی طرح اگر قلعی کے برادہ میں رکھ کر بطریق بالا چار آگ دیں تو پھر چرخ دینے سے اس میں سے قلعی برآمد ہوگی۔ اور اگر شنگرف پر چاندی کا برادہ دیکر اسی طرح عمل کریں اور چار آگ کے بعد شنگرف کی ڈلی کو چرخ دیں تو اب شنگرف میں سے چاندی نکلے گی۔ ان سب تجربوں سے ثابت ہوتا ہے کہ پارہ میں ہر دھات کے بن جانے کی قابلیت ہے۔ اس لئے یہ کہنا کہ پارہ ہر ایک دھات کی اصل ہے بالکل درست اور صحیح ہے۔ اکسیر گر اور مہوسی اسی لئے پارہ کو شیر کا ناخن کہتے ہیں کہ یہ جہاں لگ جاتا ہے پھر خالی نہیں جاتا۔ یعنے پارہ جس اکسیری دوا میں شامل کر دیا جاتا ہے وہ دوا با اثر اور کچھ نہ کچھ بنا دینے والی ضرور ہوتی ہے۔

# پارہ کہاں کہاں استعمال ہوتا ہے

طبی ادویہ میں مثلاً آتشک۔ خنازیر۔ برص۔ قوت باہ۔ امساک اور جریان کے لئے مرہموں میں گندہ گوشت اور فاسد مادہ کھا جانے کے لئے نامردی کے لیپوں میں اعصاب کو طاقت بخشنے کے لئے۔

اکسیری نسخوں میں رس بنانے اور شنگرف حکمت تیار کرنے کے لئے پارہ کو چھچھ بنا کر اس سے اکسیر تیار کرنے کے لئے۔

صنعت میں آلات برقی اور میٹر بنانے کے لئے آئینہ قلعی کرنے اور کانچ پر چاندی کی سی جلا پیدا کرنے کے لئے پارہ کا کنگ گلاس شنگرف سوسکپور دھکنہ بنانے کے لئے۔ گلٹ کرنے اور دھاتوں کا اس کے ذریعہ ملغمہ بنانے کے لئے سنہری اور روپہری پوڑیہ بھی اس کے ذریعہ بنائی جاتی ہیں۔ اور بھی کئی جگہ صنعت میں کام آتا ہے۔

# پارہ کے طبّی خواص

سیماب امراض آتشک اور فساد خون کے لئے بہت مفید ہے۔ اگر نلکی کے اندر اسے بھر کر گوشت میں پکا دیں۔ اور نلکی نکال کر رکھ لیا کریں اور گوشت کھا لیا کریں تو وہ گوشت بے اندازہ طاقت بخشتا ہے۔ اس کے دھوئیں سے حشرات الارض بھاگتے ہیں اور وبائی مادے دور ہوتے ہیں آتشک کے زخم خشک ہو جاتے ہیں۔ لیکن آنکھ۔ کان اور منہ کو بچانا چاہئے گندھک و نیلا تھوتھا اور دوسری ادویہ میں ملا کر بدن پر ملنے سے خارش۔ گنج۔ فروع سائلہ دور ہوتے ہیں نیم کی کونپلوں یا مولی کے پتوں کے ساتھ مل کر اگر سر یا کپڑوں پر ملیں تو جوئیں یا کرم مر جاتے ہیں۔ اگر بروزہ اور نیلا تھوتھا میں ملا کر مرہم بنائیں تو اس سے خبیثہ اور گندے زخم اور پھوڑے اچھے ہوتے ہیں اور انکا فاسد اور گندہ گوشت دور ہو جاتا ہے سرمہ میں ملا کر لگانے سے ککرے دور ہوتے ہیں تیزاب گندھک میں کشتہ کرکے دھو لینے سے زرد رنگ کا سفوف ہو جاتا ہے۔ جو آنکھ میں لگانے سے پھولا دور کرتا ہے اور ناسور پر چھڑکنے یا بتی پر ذرہ سا لگا کر اندر رکھنے سے ناسور کا گندہ مادہ دور کر دیتا ہے۔ شہد میں ملا کر ذکر پر لگانے سے پٹھوں کو غایت طاقت بخشتا ہے۔ اس کا کامل کشتہ امراض بابوسہ کو دور کرنے اور اعضائے رئیسہ کو

طاقت بخشنے میں اکسیر ہے - فالج لقوہ - رعشہ تشنج - نزلہ زکام - آتشک جذام - برص بھگندر - سوراخ حلق - سل - دق - ضعف باہ - سرعت انزال - جریان - لنگڑیا وغیرہ کے لئے بیحد مفید ہے - عضو تناسل کے مضبوط کرنے میں بیحد مفید ہے - اسکا ٹکڑہ اگر منہ میں رکھیں تو سفر میں تکان نہ ہو اور جماع میں انزال جلد نہ ہو - بعض اس کے کٹورہ میں دودھ پیتے ہیں تو وہ اندر جاکر پھٹتا نہیں - اس لئے طاقت بہت دیتا ہے - اگر اسے باریک کپڑے میں پوٹلی بناکر دن بھر دودھ میں نرم آنچ پر پکا دیں پھر پوٹلی نکال کر دودھ روزانہ پی لیا کریں تو بڑی طاقت بخشتا ہے - لیکن اس کا دھواں رعشہ پیدا کرتا ہے اور کچا کشتہ بدن کو خراب کر دیتا ہے - آتشک کی طرح بدن پھوٹ نکلتا ہے اور جوڑوں میں درد پیدا ہو جاتا ہے -

# پارہ کے کیمیائی خواص

سوائے سونے کے کل دھاتوں سے وزنی ہے - اس کا وزن متناسبہ ۱۳٫۵۹۸ ہے یعنی پانی کی نسبت ۱۳½ گنا بھاری ہے - یہ ۴۰ درجہ فارن ہائٹ پر (یعنے صفر سے ۴۰ درجہ نیچے) منجمد ہو جاتا ہے - اور اس حالت میں اس کے ورق بنائے جا سکتے ہیں - ۶۶۲ درجہ فارن ہائٹ پر کھولنے لگتا ہے ۷۹۴ درجہ کی حرارت پر جوش کھا کر بے رنگ انجرات کی شکل میں جو نہایت زہریلے ہوتے ہیں تبدیل ہو جاتا ہے - چھونے سے سرد محسوس ہوتا ہے - اس پر موسم کا کچھ اثر نہیں ہوتا - گندھک کے ساتھ کھرل کریں تو سیاہ سفوف بن جاتا ہے - اور اگر گندھک کے ساتھ آگ پر سخت تاؤ سے پکا دیں تو سرخ رنگ شنگرف بن جاتا ہے - گندھک اور شورہ کا تیزاب الگ الگ یا ملا کر اس کو کشتہ کر دیتا ہے - قلعی اور تانبے پر ڈالنے سے پانی کی طرح پتلا ہو جاتا ہے - شہد میں ملانے سے بھی پانی سا پتلا ہو جاتا ہے جس دھات میں ملا دیں اسے وزنی مگر پھوٹک کر دیتا ہے - اگر اس کے اوپر پانی یا کوئی تیل یا پھٹکڑی کا سفوف ڈال چھوڑیں تو پھر یہ آگ پر

نہیں اُڑتا کھٹائی۔ نوشادر۔ گندھک اور سم الفار اسکو قائم النار بنا سکتے ہیں۔ نمک۔ کافور۔ چونہ۔ گندھک اور سم الفار میں قائم النار ہوجاتا ہے۔ جو دوائیں غایت درجہ کھٹی یا خشک ہوں وہ پارہ کو گرفت کرلیتی ہیں۔ کُل سمیات جو چوتھے درجہ میں گرم خشک ہوں اسے قائم النار کردیتی ہیں اور بعض اِس کو کشتہ شگفتہ بنادیتی ہیں۔ ہر قسم کے تیل لعاب او مٹھے عرق کے نیچے سے بھی نہیں اُڑسکتا۔

# ویدکوں کی تحقیق کے مطابق پارہ کے کیمیائی خواص

ہندی ویدک والے پارہ کے کیمیائی خواص اس طرح بیان کرتے ہیں۔

ناگ۔ بنگ۔ اگن۔ چنچلتا۔ استتھ۔ بکھ۔ تل جو تعداد میں ۷ ہیں۔ انکی تشریح اس طرح ہے۔ ناگ یعنے سانپ کی مانند ٹیڑھی اور بل کھائے ہوئے لہردار رفتار۔ بنگ یعنے قلعی کی مانند چرچراہٹ جس طرح دانتوں میں دبانے سے قلعی چرچراتی ہے اُسی طرح دبانے سے پارہ بھی چرچراتا ہے۔ اگن یعنے جس طرح آگ سے بدن میں جلن پیدا ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اس کے کھانے سے بدن میں جلن پیدا ہوجاتی ہے۔ چنچلتا یعنے حرکت اضطرابی۔ پارہ بیقرار ہوکر اِدھر اُدھر حرکت کرتا ہے۔

بکھ استتھ یعنے قیام جوڑوں میں بیٹھ جاتا ہے اور درد و ورم پیدا کردیتا ہے بدن میں پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں اور تمام بدن جذامی کی طرح ہوجاتا ہے۔ تل یعنے جسم یعنے پارہ جسم دار ہے۔ بعض انکے نام اس طرح لکھتے ہیں۔

ناگ۔ بنگ۔ سوبدن۔ چارن۔ مورچھنا۔ مارن۔ بیدھن۔

نوٹ۔ جب تک تمبیر یہ ساتوں زہر دور نہ کئے جاویں تب تک پارہ قابل استعمال نہیں ہوتا۔

# پارہ کے اقسام

پارہ چار قسم کا ہوتا ہے - ایک تو بازاری پارہ جو معدن سے نکلتا ہے - دوسرا ابرک سفید یا سیاہ سے نکلا ہوا - تیسرا انڈوں کے چھلکوں سے نکالا ہوا - چوتھا کسی حیوان یا نبات یا دھات سے نکالا ہوا پارہ -

سفید اور سیاہ دونوں قسم کے ابرک سے پارہ نکالا جاتا ہے - سفید ابرک کا پارہ کچا ہوتا ہے اور سیاہ ابرک کا قائم النار یعنی آگ پر نہیں اُڑتا - انڈوں کے چھلکوں سے نکلا ہوا پارہ بھی قائم النار ہوتا ہے - علاوہ ازیں بعض نباتات سے نکلتا ہے جیسے کیکر کی پھلیاں جب انہیں پانی میں بھگو کر سڑاتے ہیں تو نیچے سے پارہ نکل آتا ہے - ایسے ہی بعض حیوانات کے سڑے گلے گوشت سے نکلتا ہے جیسے روہو مچھلی یا کتے کا گوشت - بعض دھاتوں سے بھی خاص ترکیب سے نکلتے ہیں - مثلاً سیسہ کو ناڑی بوٹی سے رگڑتے ہیں تو وہ گھل کر پارہ بن جاتا ہے - ایسا ہی چاندی کو آگ میں تپا کر بعض بوٹیوں کے عرق میں بجھاتے ہیں تو وہ بھی پارہ بن جاتی ہے -

# مدبّر پارہ کے اقسام

سنیاسی اور وید لوگ جب پارہ کو مدبر کر لیتے ہیں تو اس کے مختلف خواص کی وجہ سے مختلف نام رکھتے ہیں - چنانچہ چار نام تجویز کئے گئے ہیں - بھکشت - اگن جیت گات بیدہی اور جیود ھاری - بھکشت اُس پارہ کو کہتے ہیں جس میں سونا - چاندی ابرک وغیرہ ڈالیں تو اُن کو کھا جائے اور اپنے پیٹ میں رکھے - اسے سیماب مشتہی یا بھوکا پارہ کہتے ہیں - اگن جیت وہ پارہ ہے جو آگ پر قائم ہے اسے قائم النار اور ثابت بھی کہتے ہیں - اسے اگر آگ پر رکھیں یا چرخ دیں تو اڑتا نہیں جُوں کا توں قائم رہتا ہے - گات بیدہی جو دوسری دھاتوں کے اندر گھس جاتا ہے جسے غواص کہتے ہیں - یہی اکسیر الاجساد ہے - جیود ھاری - جو مدبّر پارہ ایسا

مشتہی ہو کہ اگر ہر کسی کاست اس میں ملادیں تو اُسے اس طرح ہضم کر جاوے کہ اگر کپڑے میں چھانیں تو کچھ فضلہ یا ثقل الگ نہ ہو۔

## پارہ کے رنگ

بظاہر پارہ کا ایک ہی رنگ ہے جو سفید نظر آتا ہے۔ لیکن دوسرے اجزا کے ملانے سے سیاہ سُرخ زرد اور کبھی کبھی سبز رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر پارہ کو سفوف ہلدی یا گندھک یا سفوف خشت کے ساتھ رگڑیں تو سیاہ ہو جائیگا یہ اس کا سیاہ رنگ سمجھو۔ اگر اسے گندھک کے ساتھ لوہے یا تانبے کے برتن میں آگ پر پکاویں تو شنگرف کی ڈلی بن جاویگا۔ یہ اس کا سُرخ رنگ سمجھو اگر پارہ کو گندھک یا شورہ کے تیزاب کے ساتھ آگ پر پکادیں تاکہ پارہ کشتہ ہو جاوے۔ پھر اسے پانی سے دھو ڈالیں تو اس کشتہ کا رنگ زرد ہوگا۔ یہ اس کا زرد رنگ ہے۔ اگر پارہ کو ہیراکسیس کے تیزاب کے ساتھ متواتر اُڑادیں تو اس کے جوہر سبز رنگ کے ہونگے۔ یہ اس کا ہرا رنگ ہے۔

## پارہ کی اوستھا

جس طرح انسان کی عمر کے ۴ درجے ہیں۔ بچپن۔ جوانی۔ کہولت اور شیخوخت اسی طرح بعض تدبیرات سے پارہ کی عمر بنتی چلی جاتی ہے۔ مثلاً اول ارنبک یعنے عہد طفولیت وہ اس طرح بنتا ہے کہ پارہ کو گندھک پلاکر اور آگ پر سخت آنچ دیکر پہلے شنگرف بناؤ پھر اس کی گندھک جلاکر پارہ نکال لو یہ پارہ رنبک ہے یعنے بچپن کی حالت میں ہے۔ اس حالت میں پارہ کی تمام زہر دور ہو جاتی ہے۔ بعدازاں اسے بعض بوٹیوں کے شیرہ میں کھرل کرکے بھکشت یا بھوکا بنالیں دوسری حالت شباب یعنی جوانی ہے جسے مور چھت کہتے ہیں۔ اس حالت میں پارہ کو سونے چاندی کے ورق اس طرح پلاتے ہیں کہ پارہ کا وزن نہیں بڑھتا

جس کی وجہ یہ ہے کہ سب نے چاندی کے درقوں کی روح صرف پارہ میں آتی ہے اسے دھاتو چارن بدہ کہتے ہیں یعنے پارہ کو دھات بنانا۔ اس عمل سے پارہ میں بھوک اور اکسیری خاصہ دوچند ہو جاتا ہے بشرطیکہ چارن اس طرح پر ہو کہ پارہ اپنے وزن پر رہے اور زیادہ نہ ہو جائے۔ جب کسی ترکیب سے پارہ لرزاں قائم النار کر لیتے ہیں تو اسے بدہ کہتے ہیں یعنے سن کھول کو پہنچا ہوا پارہ یہ بچپن اور جوانی دونوں سے آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ چوتھا عہد شیخوخت ہے جسے مرت پارہ کہتے ہیں۔ یہ اکسیری تکلیس ہوتی ہے یعنے پارہ کو کسی دوا یا بوٹی سے کھرل کر کے شیشی میں رکھ کر آگ دیتے ہیں۔ پارہ یا تو اوپر چڑھ کر بوتل کی گردن میں جا لگتا ہے اور سخت ہو جاتا ہے۔ یا بوتل کے پیندے میں تہ نشین ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ جو تہ نشین ہو کر نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ وہ سب سے اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے۔

# پارہ کے پر

مختلف قسم کی کجلیاں پارہ کے پر کہلاتی ہیں جو گنتی میں ۷ ہیں۔ دھوم۔ کنپ چر۔ اچر۔ اوپ۔ کوپ۔ سنچار۔ دراصل یہ پارہ کی کیمیائی اور خلقی حالتیں ہیں۔ ویدک والوں نے جن کا نام کجلیاں رکھ دیا ہے جیسا آئندہ ظاہر ہوگا

(۱) دھوم دھوئیں کو کہتے ہیں چونکہ پارہ آگ پر رکھنے سے دھواں بن کر اڑنے لگتا ہے۔ جو اس کی خامی کی علامت ہے۔ اس لئے اس حالت کو دھوم کہتے ہیں۔

(۲) کنپ یعنے لرزنا چونکہ پارہ لرزاں ہوتا ہے لہذا یہ حالت کنپ کہلاتی ہے۔

(۳) چر۔ چر جانا یعنے کھا جانا چونکہ پارہ دوسری دھاتوں کو کھا جاتا ہے اس لئے چر کہتے ہیں۔

(۴) اچر۔ نہ کھلنے والا۔ چونکہ پارہ کھایا نہیں جا سکتا اس لئے اچر کہلاتا ہے۔

جس کی وجہ یہ ہے کہ سونے چاندی کے ذرّوں کی روح صرف پارہ میں آتی ہے اسے دھاتو چارن بدہ کہتے ہیں یعنی پارہ کو دھات پلانا۔ اس عمل سے پارہ میں بھوک اور اکسیری خاصہ دوچند ہو جاتا ہے بشرطیکہ چارن اس طرح پر ہو کہ پارہ اپنے وزن پر رہے اور زیادہ نہ ہو جائے۔ جب کسی ترکیب سے پارہ لرزان قائم النار کر لیتے ہیں تو اسے بدہ کہتے ہیں یعنی سن کھول کو پہنچا ہوا پارہ یہ بچپن اور جوانی دونوں سے آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ چوتھا عہد شیخوخت ہے جسے مرت پارہ کہتے ہیں۔ یہ اکسیری تکلیس ہوتی ہے یعنی پارہ کو کسی دوا یا بوٹی سے کھرل کر کے شیشی میں رکھ کر آگ دیتے ہیں۔ پارہ یا تو اوپر چڑھ کر بوتل کی گردن میں جا لگتا ہے اور سخت ہو جاتا ہے۔ یا بوتل کے پیندے میں تہ نشین ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ جو تہ نشین ہو کر نیچے بیٹھ جاتا ہے۔ وہ سب سے اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے۔

# پارہ کے پر

مختلف قسم کی کجلیاں پارہ کے پر کہلاتی ہیں جو گنتی میں ۷ ہیں۔ دھوم۔ کنپ چر۔ اچر۔ اوپ۔ کوپ۔ سنچار۔ دراصل یہ پارہ کی کیمیائی اور خلقی حالتیں ہیں۔ ویدک والوں نے جن کا نام کجلیاں رکھدیا ہے جیسا آئندہ ظاہر ہوگا

(۱) دھوم دھوئیں کو کہتے ہیں چونکہ پارہ آگ پر رکھنے سے دھواں بن کر اڑنے لگتا ہے۔ جو اس کی خامی کی علامت ہے۔ اس لئے اس حالت کو دھوم کہتے ہیں۔

(۲) کنپ یعنے لرزنا چونکہ پارہ لرزان ہوتا ہے لہذا یہ حالت کنپ کہلاتی ہے۔

(۳) چر۔ چر جانا یعنے کھا جانا چونکہ پارہ دوسری دھاتوں کو کھا جاتا ہے اس لئے چر کہتے ہیں۔

(۴) اچر۔ نہ کھلنے والا۔ چونکہ پارہ کھایا نہیں جاسکتا اس لئے اچر کہلاتا ہے۔

(۵) اوپ - تیزی اور جلن کو کہتے ہیں - چونکہ پارہ میں ایک قسم کی تیزی ہے جو بدن پر جلن پیدا کرتی اور آبلہ ڈال دیتی ہے - اس لئے اوپ سے کہتے ہیں۔

(۶) کوپ غصہ کو کہتے ہیں - چونکہ پارہ کے ملاپ سے دوسری دھاتیں پھونک پڑ جاتی ہیں - اس لئے کوپ کہتے ہیں - یہ بھی پارہ کی ایک حالت ہے جو ایک کنچلی کہلاتی ہے -

(۷) سنجار یعنے غواضی - چونکہ پارہ دوسری دھاتوں میں گھس جاتا ہے - اس لئے سنجار ہے -

جب اکسیری اعمال کے لئے پارہ کو زیر کرتے ہیں تو اسے قائم النار اور خوص بناتے ہیں جس سے اس کا دھواں بن کر اڑ جاتا - کا پینا اور دھاتوں کو پھونک کرنا دور ہو جاتا ہے - گویا پہلی ۴ کنچلیاں دھوم کنپ اوپ اور چیر دُور کر دی جاتی ہیں - اور بعض وقت پانچویں کنچلی کوپ بھی دُور کر دی جاتی ہے - ان سب کنچلیوں کو ذیل کے نقشہ سے ظاہر کرتے ہیں -

| پارہ کے پر | دھوم | کنپ | چیر | اچیر | روپ | کوپ | سنجار |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| پردوں کی روح | ست | بل | تل | سنگرہ | تمر | × | × |
| ستارہ منسوبہ بر پر | زحل | مریخ | عطارد | مشتری | شمس و قمر | مریخ | زہرہ |

نوٹ - پارہ چھٹی اور ساتویں کنچلی کی کوئی روح نہیں - اس لئے خانوں میں ✗ کا نشان دیا گیا ہے - بعض کہتے ہیں کہ کوپ اور سنجار کی روحیں تم اور شم ہیں -

# پارہ کے زہروں کا بیان

پارہ کے زہر کی علامات - جس نے پارہ کھایا ہو اس میں یہ سات علامات پائی جائینگی - یا ان میں سے کوئی ایک علامت موجود ہو گی - یستل - پلاکسہ تالور - چھدر انکل - سراس نباس - کایا نباس - ابھاس - جس کی تشریح اس طرح سے ہے کہ ...........

سیتل۔ سردی لگنا۔ بدن پر لرزہ پڑنا۔ پاک یعنے نیند بہت آنا۔ خمار ہر وقت چڑھے رہنا۔ بدن سُست رہنا کاہلی رہنا۔ گرمیوں میں پسینہ بکثرت آنا اور اُس میں سخت بدبو کا آنا۔ تالو ریعنے ضعف قلب اور دوران سر۔ چھیدراکل یعنے بھوک نہ لگنا۔ سوانس بناس منہ کی بھاپ سے دانتوں کا ہل جانا۔ کایا نباس بدن کا سڑگل جانا۔ ابھاس خون جوش مار کر آنکھیں سُرخ ہو جانا۔

# پارہ کا استعمال

پارہ دونوں قسم کے اعمال شمسی و قمری میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر سیاہ ابرک اور انڈوں کے چھلکوں سے نکالا ہوا پارہ عمل شمسی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور سفید ابرک سے نکالا ہوا پارہ عمل قمری میں۔ لیکن بازاری پارہ دونوں کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ رہو مچھلی اور کتے کے گوشت سے برآمد شدہ پارہ سُرخ کام میں برتا جاتا ہے لیکن کیکر کی پھلیوں سے نکلا ہوا پارہ سفید عمل میں آتا ہے۔

# پارہ کے نقائص کس طرح دُور ہو سکتے ہیں

بعض بوٹیوں کے عرق اور بعض اشیاء کے تیزاب میں پارہ کو مدبر کرنے سے اُس کے عیب دور ہو جاتے ہیں۔ جب تک عیب دُور نہ ہوں تب تک پارہ کام نہیں دیا کرتا۔ اس لئے اس کے عیب دُور کرنے ضروری ہیں۔ اسی کو رس سودھن یا تدبیر سیماب یا پارہ مدبر کرنا لکھا ہے۔ اسی کو مخالف کجلی دُور کرنا کہتے ہیں۔

وہ اشیاء یہ ہیں۔ اینٹ پلی۔ بکن۔ پتال کھیرا۔ عرق پان۔ چولائی۔ چونہ۔ دھتورہ سیاہ۔ سجی۔ کونچ۔ کوا ٹھوٹھی۔ مرہٹی۔ یہ سب سُرخ عمل کے لئے ہیں یعنی اگر سُرخ عمل کے لئے پارہ مدبر کرنا ہو تو ان میں کھرل یا تشویہ کرے۔ اور اگر سفید کام (چاندی) کے لئے مدبر کرنا ہے تو بھنگرہ سفید۔ سہاگہ۔ سرکہ۔ شورہ۔ سجی۔ کانجی۔ نیم۔ نمک محلول۔ ان سب ادویہ میں مدبر کرنے سے اگر طبی طور پر محض کسی مرض کے لئے

مدبر کرنا ہو تو اینٹ ۔ رائی ۔ زہرہ طاؤس ۔ شاہترہ ۔ شیر مدار سے کھرل کرنے اور اگر یہ مطلوب ہو کہ ہر ایک کام میں کام دے سکے تو پہلے اینٹ میں کھرل کرے پھر کانجی میں پھر پان کے عرق میں ۔ مدبر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سوکھی اشیاء میں سوکھا کھرل کرے اور گیلی شے کا عرق نکال کر کھرل کرے ۔ جب عرق بہت سا جذب ہو جاوے تب عرق کا نصف نکال ڈالے ۔ ورنہ فضلہ بہت جمع ہو کر پارہ پر عرق کا اثر نہ ہونے دیگا ۔ سوکھی شے جیسے ہلدی کا سفوف یا رائی یا اینٹ وغیرہ عرقیات جیسے سبز بوٹیوں کا عرق مدار یا دھتورہ کے پتوں کا عرق یا پان کے پتوں کا عرق یا چونہ کو پانی میں گھول کر مقطر اُسکا ۔ یا شورہ یا سجی کو اسی طرح پانی میں ملا کر اُس کا مقطر عرق یا سرکہ یا کانجی یا سہانجنا کے پتوں کا عرق یا جڑ کے چھلکہ کا عرق یا نیم کے پتوں کا عرق ڈال ڈال کر کھرل کرے ۔ جہاں عرق کی مقدار لکھی ہو وہاں اُتنا ہی عرق جذب کرے اور اگر مقدار نہ لکھی ہو تو چار پہر کھرل کرے ۔ سوکھی شے جیسے اینٹ ہلدی ۔ رائی وغیرہ میں کھرل کرنے کی میعاد یہ ہے کہ شے کا رنگ کالا ہو جائے مثلاً ہلدی کے ذریعہ پارہ مدبر کرنا ہے تو سفوف ہلدی میں اتنی دیر کھرل کرو کہ ہلدی سیاہ ہو جاوے ۔ پھر وہاں سے پارہ نکال کر اور ہلدی اُسیقدر ڈال کر کھرل کریں جب سیاہ ہو جاوے تب تیسری بار پھر اسی طرح کرے ۔ یہی طریقہ اینٹ کے کھورے اور رائی وغیرہ سے کرے پارہ مدبر ہو جائیگا ۔

# پارہ کی سیاہی دور کرنیکی ترکیب

اکسیر کے عمل میں ہر ایک شے کو پہلے صاف کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اُسکی میل دُور ہو جاوے ۔ اسی طرح پارہ کو صاف کرنے کی ضرورت ہے ۔ پارہ کی سیاہی اسکی کدورت ہے ۔ اگرچہ سیاہی بالکل دور تو نہیں ہوتی تاہم گھٹ ضرور جاتی ہے ۔ ایسے عمل بھی سُننے میں آئے ہیں جس سے سیاہی بالکل دور ہو جاتی ہے لیکن وہ شاذو نادر ہیں ۔

(۱) کھدر کے موٹے کپڑے کو ۳-۴ یا ۵ تہ کر کے اس میں سے پارہ کئی بار ہو زور زور سے نکالے کپڑا سیاہ ہو جائیگا اور پارہ بہت کچھ درخشاں ہو جائیگا۔

(۲) اینٹ کا باریک برادہ یا ہلدی کا سفوف یا شکر سفید یا رائی سفیداں ہیں سے کسی ایک شے کے ساتھ کھرل کریں۔ جب وہ شے سیاہ ہو جاوے تو اسے بدل کر اور ڈال دیں۔ اسی طرح چند بار کریں پارہ صاف ہو جائیگا اس کام کے لئے پکی اینٹوں کا برادہ چاہئے۔

(۳) ہر ایک حیوان کا پتا مثلاً بکری۔ بیل۔ مور۔ مچھلی وغیرہ میں کھرل کریں اور ۴-۵ گھنٹہ کی رگڑائی کے بعد سادہ پانی سے دھو ڈالیں۔

(۴) کل ترشیاں رگڑائی سے اسے پاک و صاف کر دیتی ہیں۔ کھٹائی خواہ کسی پھل کی ہو یا کسی درختوں کے پتے یا سرکہ کی یا نوشادر اور رائی کی الغرض کوئی سی ہو مگر کھٹائی ہو سب رگڑائی سے اسے صاف کر دیتی ہیں۔ ۵-۶ گھنٹہ رگڑ کر پھر سادہ پانی سے دھو ڈالیں۔

(۵) ہر ایک قسم کا نمک پوٹاش اور کھار اسے صاف کر دیتا ہے۔ مثلاً ہر ایک خوردنی نمک۔ بوٹیوں کی راکھ کا نمک۔ پیشاب کا نمک (ہر ایک پیشاب کار آمد ہے۔ خصوصاً مرد جوان۔ بچہ۔ گائے وغیرہ)۔

(۶) شیرہ کنٹائی۔ شیرہ گوہ۔ شیرہ گھیکوار۔ شیرہ دودھی۔ شیرہ املتاس۔ شیرہ ترپھلا بھی اسے کھرل سے صاف کر دیتے ہیں۔

# پارہ کی ہیئت اور حالت بدلنا

ہیئت بدلنے سے مطلب یہ ہے کہ پارہ اپنی عام حالت پر نہ رہے۔ پارہ کی حالت سیال ہے یعنی نرم اور لرزاں ہے۔ اگر یہ سخت ہو جاوے چاہے نرم رہے یا پھوٹک یا زرد و سرخ ڈلی بنکر شنگرف یا ہڑتال بن جاوے یا سفید ڈلی بن کر رسکپور یا دار چکنا بن جاوے یا سندھوری یا زردیا سرخ یا سیاہ یا سفید

پوڈر بن جاوے تو اسے ہیئت کا بدل جانا کہتے ہیں اور اگر وہ آگ پر اڑے نہیں یا دیر میں اُڑے یا یہ معلوم اُڑے یا گرم حالت میں نہ اُڑے۔ مگر جوں جوں سرد ہونے لگے توں توں اُڑتا یا گھٹتا جاوے تو اسے حالت کا بدلنا کہتے ہیں۔

# ہیئت کا بدلنا

(۱) اگر پارہ کو کانچ کی باریک نلکی میں ڈال کر برف میں دبا دیں تو ۲ گھنٹہ کے اندر اندر یہ جم کر ٹھوس ہو جاویگا۔ کیونکہ اس کے اندر کی ہوا جو ہر وقت اس کے اندر موجود رہتی ہے نکل جاویگی۔ جس طرح جب پانی کی ہوا نکل جاتی ہے تو وہ بھی جم کر ٹھوس ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب پارہ کی ہوا نکل جاتی ہے تو وہ بھی ٹھوس ہو جاتا ہے۔ اُس وقت اسے ہتھوڑے کے ساتھ کوٹ کر چاندی کی طرح بڑھا سکتے ہیں۔ لیکن ایسا منجمد شدہ پارہ ہوا میں رکھنے سے پھر پتلا ہونا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ ہوا اُس میں اُسی طرح سرایت کرنے لگتی ہے جس طرح یخ شدہ پانی میں۔

(۲) چاندی۔ سونا یا کسی دیگر دھات کو گلا کر اُس میں پارہ خام ملا کر آگ سے اگر نیچے اُتار لیا جاوے تو اُس دھات کے ذریعہ پارہ گرہ ہو جائیگا۔

# پارہ کا گٹکہ بنانا

پارہ کے وزن سے دو چند نیلا تھوتھا اور نیلے کے برابر نمک کا سفوف لیکر کڑاہی میں پہلے نمک کا سفوف اُس پر نصف نیلا تھوتھا۔ بچھا کر اُس پر ۲ تولہ پارہ ڈالیں۔ اس پر پھر نیلا تھوتھا اور نیلے تھوتھے پر باقی ماندہ نمک دیکر اوپر پیالہ ڈھک دیں۔ پیالہ پر کوئی وزن رکھدیں تاکہ وہ اپنی جگہ پر دبا رہے۔ تب پیالہ اُٹھا کر اوپر سے پانی الگ کر دیں اور نیلے سے پارہ جو گاڑھا شہد کی مانند ہوگا نکال کر کئی مرتبہ سادہ پانی سے دھو ڈالیں کہ نیلا تھوتھا دُھل کر نکل جاوے۔ جب پارہ بالکل چاندی کی طرح ہو جاوے اور دھون والے پانی میں نیلے کی

نہ رنگت رہے نہ ذائقہ تب اس پارہ کی گولی بنا کر کوری کلیامیں رکھدو ۲۴
گھنٹہ میں پتھر کی طرح سخت ہوجاویگی۔

## دیگر بو بندی کا گٹکا

مٹی کا غلہ بنا کر اُس میں پارہ بند کردیں اور سایہ میں سکھالیں جب غلہ
سوکھ جاوے تب قلعی یا جست یا سیسہ گداختہ کے اندر وہ غلہ دیدیں اندر ہیں
سرد ہونے دیں۔ سرد ہونے پر چھینی سے کاٹ کر اندر سے غلہ نکال لیں۔ غلہ کے
اندر کا پارہ جما ہوا ملیگا۔

## دیگر کشتہ سے گٹکا

سونا یا چاندی کا کشتہ کھرل میں ڈال کر اُس پر ۵ گنا یا دس گنا زیادہ پارہ
ڈالیں اور عرق لیموں یا سرکہ یا کسی دوسری کھٹائی سے کھرل کرنا شروع کریں جب
تمام پارہ اُس میں جذب ہوجاوے۔ تب کھٹائی گرا کر پارہ کی گولی بنادیں اور کوری
کلیامیں رکھدیں وہ ۲۴ گھنٹہ میں سخت ہوکر پتھر کی طرح ہوجاویگی۔ پارہ کا کم و
بیش جذب کرنا کشتہ کی قوت پر منحصر ہے۔ بعض کشتہ صرف ۴۔۵ تولہ پارہ
جذب کرسکتا ہے۔ بعض ۱۲ تولہ سے ۲۰ تولہ تک اور بعض اس سے بھی زیادہ۔
بعض اس قدر طاقت ور سُنے اور دیکھے گئے ہیں کہ ۵۰ تولہ سے ۱۰۰ تولہ تک پارہ
کو تھوڑی سی رگڑائی سے جذب کرکے عقد کردیتے ہیں۔ کشتوں کا ذکر جو پارہ کو
عقد کرسکیں کسی دوسری جگہ آئیگا۔

## بوٹیوں کے ذریعہ عقد کرنا

کنگھی بوٹی۔ لیجالو صحرائی (لاجونتی خودرو) دھتورہ بے خار۔ برم ڈنڈی کلاں
جنگلی پودینہ۔ توری تلخ۔ چیتا سرخ۔ بچھناگ۔ سورج مکھی۔ چینڈھا سنگی۔ کلونجی

تخم سہانجنہ ۔ تو نبے کے بیجوں کا تیل ۔ رود ردونتی ۔ زہر ہلدیہ ۔ ان بوٹیوں کا شیرہ نکال کر اگر پارہ کو کھرل کریں یا چو یا دیں یا دونوں عمل کریں تو کچھ عرصہ میں وہ عقد ہو جاتا ہے ۔ کس بوٹی کے شیرہ میں کتنی دیر میں عقد ہو جائیگا ۔ یہ صرف عمل اور تجربہ پر منحصر ہے ۔ لجالو صحرائی کے پتوں کا شیرہ ہتھیلی پر پارہ کو چند منٹ میں گولی کر دیتا ہے ۔ کنگھی کا شیرہ چو یا دینے سے جلد سخت کر دیتا ہے سورج مکھی جنگلی پودینہ ہر ایک میں کھرل کرنا عقد کر دیتا ہے اور رودردنتی کا شیرہ بہت جلد عقد کرتا ہے ۔ چیتا سرخ کا پانی تقریباً ایک سیر بذریعہ چو یا جذب کرانے سے پارہ عقد بھی ہو جاتا ہے ۔ اور قائم النار بھی ۔ دھتورہ بے خار کے ڈوڈے کے اندر رکھ کر اوپر ملکی مٹی لگا کر آگ میں پکا دیں اور یہ عمل چند بار کریں ۔ عقد سخت ہو جاویگا ۔ زہر ہلاہل یا پارہ میں بھرنے سے اُسے کشتہ کر دیتا ہے ۔ لیکن تجربہ میں یہ عمل غلط ثابت ہوا ہے ۔ بعض بوٹیوں کے بیجوں کے تیل میں اگر پارہ کو چند عرصہ پکا دیں تو سرد ہونے پر پارہ شہد کی مانند گاڑھا ہو جاتا ہے ۔ اور اگر زیادہ پکا دیں تو وہ عقد ہو جاتا ہے ۔ برم ڈنڈی کلاں ۔ مینڈھا سنگی ۔ بھنگ ہر ایک بوٹی پارہ کے اوپر ڈال کر چھپنے سے چند عرصہ میں پارہ کو عقد کر دیتی ہے ۔

## کام دھین سے کے ذریعہ پارہ عقد کرنا

کام کے معنی مراد اور مطلب دھینوں کے معنی گئے یعنی ایسی گئے جو مطلب فوراً پورا کر دیتی ہے ۔ ہندوؤں کے پرانوں میں لکھا ہے کہ دیوتاؤں کے پاس دو شے نہایت نایاب ہیں ایک کلپ برکش دوسری کام دھینوں یعنے ایک مراد بخش درخت دوسری مطلب برار گئے ۔ ان دونوں کا یہ خاصہ ہے کہ ان سے جو مراد مانگو وہی مراد ملتی ہے ۔ اسے بنا کر بعض اُستادان فن نے ایسی تراکیب نکالی ہیں کہ بغیر کسی مزید تکلیف کے پارہ جلد عقد ہو جاتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ ہیا بہ تولہ چاندی کا

پترہ کارڈ کے برابر موٹا لیکر اُس سے دو چند یا سہ چند شنگرف رومی پیس کر نیچے اوپر دیکر کسی کٹھالی میں رکھیں۔ اوپر لیموں کا عرق قدرے دیکر مُنہ پر ڈھکن رکھ کر مٹی سے نہیں بند نہ کریں) ۶-۷ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکالیں۔ چاندی رنگ میں سیاہ اور کھنگر کی طرح ہو کر نکلے گی۔ اگر ایک دفعہ کے عمل سے ایسی نہ ہو تو دوبارہ اسی طرح کریں۔ یہ سیاہ اور کھنگر شدہ چاندی گویا کام دھینو ہے ذیل کے عمل سے اس کے ذریعہ پارہ کو بستہ کر لیا کرتے ہیں۔ مدت تک یہ کام دیتی رہتی ہے۔ جب رفتہ رفتہ اس کی طاقت کمزور ہو جاوے تب پھر کٹھالی میں اس کے نیچے اوپر سفوف شنگرف دیکر آگ دیدیں۔ یہ پھر طاقتور ہو جاویگی۔ اسی طرح جب قوی کرنا ہو کر لیا کریں۔ اس کے ذریعہ پارہ اسی طرح عقد کیا کرتے ہیں۔ ایک لوہے کی لمبی کٹھالی میں یہ کھنگر شدہ چاندی ڈالیں اوپر ۵ یا ۱۰ تولہ پارہ ڈالیں۔ اُس کے اوپر ارنڈ کا تیل دو دو انگل اونچا ڈالیں کہ چاندی کے اوپر دو دو انگل رہے۔ نیچے معتدل آگ رکھیں۔ ۳-۴ گھنٹے کے بعد کٹھالی اُٹھا کر اوپر سے تیل جُدا کریں اور اندر کے پکے ہوئے پارہ کو غفت کپڑے میں سے چھان لیں۔ جو پارہ کپڑے میں سے نکل جاوے وہ کچا سمجھو اور جو کپڑے کے اندر رہ جاوے وہ پکا ہوا جانو۔ اس کی گولیاں یا ٹکیہ بنا کر کورے برتن میں رکھدو تاکہ چند عرصہ میں سخت ہو جاوے۔ لوہے کی نالی کی جگہ کٹھالی یا لمبی کٹھالی بھی کام دے جاتی ہے۔ باقی سارا عمل وہی ہے جو پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

## بلا مدد چاندی عقد کرنا

اہل ہنود پانی پینے کے گلاس یا پیالے اکثر چاندی کے بنا رکھتے ہیں۔ ایسا برتن ریت بھری رکابی پر رکھیں یعنے کوئیلوں کی آنچ پر لوہے یا تام چینی کی رکابی رکھ کر اُس میں پتلی پتلی ریت بچھادیں اس ریت پر چاندی کا برتن رکھیں اُس میں مولی کے زرد شدہ پتوں کا عرق ۳-۴ قطرے ڈال کر ۳-۴ تولہ پارہ ڈالیں

اور ارنڈ کا تیل اسقدر ڈالیں کہ دو دو انگل پارہ کے اوپر چڑھ جاوے تب ۲ و ۳ گھنٹہ آگ پر پکا کر اوپر سے ارنڈ کا تیل الگ کریں اور نیچے سے مدبر شدہ پارہ کپڑے میں چھانیں اور جس طرح پہلے عقد کیا ہے اُسی طرح عقد کریں۔

# انگریزی کُشتہ چاندی سے عقد کرنا

شورہ کے تیزاب کے ذریعہ جو چاندی کشتہ کی جاتی ہے اُسے نائٹریٹ آف سلور کہتے ہیں جو انگریزی دوا فروشوں کے ہاں بنام ملتی ہے۔ اس کی سفید اور لمبی لمبی قلمیں ہوتی ہیں۔ اگر تھوڑا سا یہ کشتہ کھرل میں ڈال کر باریک کریں اور چند تولہ پارہ ڈال کر قدرے عرق لیموں یا سرکہ یا کوئی اور کھٹائی ڈال کر کھرل کریں پارہ گرہ ہو جائیگا۔ اگر کشتہ تھوڑا اور پارہ زیادہ ہوگا تو شہد کی طرح گاڑھا ہونے پر اُسے کپڑے میں سے چھان لیں اور عقد کریں۔

# پارہ کا سدہ گٹکا مخفی نما

اسے سدہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنی تاثیر میں کمالیت کو پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اس قسم کے گٹکے کے عجیب و غریب خواص لکھے ہیں کہ راہ چلے تو تھکے نہیں نظروں سے غائب ہو جائے نہ آگ میں سڑے نہ پانی میں ڈوبے۔ جوانی میں ہمیشہ برقرار رہے۔ امساک اور باہ بے انداز ہو۔ بدن کی طاقت جوانوں کی سی بنی رہے زمین کے خزانے نظر آویں۔ اس سدہ گٹکہ کے بنانے کا طریقہ جیسا کچھ ویدک گرنتھوں میں درج ہے لکھتے ہیں۔ لکھا ہے کہ اس پارہ کو رگڑنے کے لئے ہشت دھات کا کھرل چاہئے جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ سونا ۶۰ حصہ چاندی ۲ حصہ۔ تانبا ۳۰۰ حصہ۔ جست ۲ حصہ۔ سیسہ ۶۰ حصہ قلعی ۱۰۰ حصہ۔ پارہ ۲ حصہ۔ لوہا ۳۰ حصہ۔ آگ میں تپا دیں اور سخت آنچ دیں۔ سب سے پہلے لوہے کا برادہ کوٹھالی میں ڈال کر اور ہڑتال زرد کی چٹکیاں دیتے جاویں

ہڑتال کی تاثیر سے تھوڑے عرصہ میں لوہے کا برادہ چرخ کھاتے لگیگا۔ تب اُس میں تانبا ڈال کر تاؤ تیز کردیں اور کہیں سے ہوا کا اثر نہ ہونے دیں۔ جب تھوڑی دیر میں تانبا بھی گل جاوے پھر سونا ڈالیں اور اُس کے گلنے پر چاندی پھر جست پھر قلعی پھر سیسہ اور سب سے آخیر پارہ ملاکر آگ سے فوراً نیچے اُتار دیں اور کسی سانچے میں پلٹ کر کھرل ڈھال لیں اور اسی مرکب دھات کا دستہ بنائیں۔ بعض دھاتوں کی مقدار اس طرح لکھتے ہیں۔ سونا ایک حصہ۔ چاندی ۲ حصہ۔ تانبا ۳ حصہ لوہا ۴ حصہ۔ جست ۵ حصہ۔ قلعی ۶ حصہ۔ سیسہ ۷ حصہ۔ پارہ ۸ حصہ سب کو بدستور بالا گلاکر اور مرکب کرکے کھرل اور اُس کا دستہ بنالیں۔ اس میں اگلا عمل کریں۔

۵ تولہ پارہ کھرل میں ڈال کر بیضہ زاغ سے کھرل کریں جس کی تاثیر سے وہ سخت ہوجائیگا۔ مگر یہ عمل کرنے سے پہلے پارہ کو ہلدی کے سفوف میں رگڑ کر میل وغیرہ سے صاف کرلیں جب بستہ ہوجاوے تب دھتورہ سیاہ کے پھل میں بھرکر آگ پر بھرتہ کرے۔ جب پھل پختہ ہوجاوے تب دوسرے میں رکھ کر اسی طرح کریں۔ الغرض ۷ بار بھرتہ کریں۔ اگر پارہ زیادہ ہو اور ایک پھل میں نہ آسکے تو دو یا تین پھلوں میں بھرکر یہ عمل کرے جب ۷ بار ہوجاوے تب کچھوہ لاکر منہ کے راستہ اُس کے پیٹ میں ڈال کر منہ سی دے اور نمناک زمین میں زندہ دفن کردیں اور ۷ روز کے بعد نکال کر دوسرے کچھوئے میں بھرکر دفن کردیں۔ اسی طرح ۷ کچھوؤں میں عمل کرے۔ پس یہ گٹکہ تیار ہوجائیگا جس کے پاس یہ گٹکہ ہوگا۔ اُس کو وہی قوتیں حاصل ہونگی جو اس بارہ میں پہلے لکھی جاچکی ہیں۔ یعنے نہ آگ میں سڑے نہ پانی میں غرق ہو نہ اُس پر کوئی ہتھیار کارگر ہو۔ راہ چلے تو تھکے نہیں۔ امساک اور باہ بے انداز ہو۔ ایک سادھو کی پوتھی میں یہ بھی لکھا دیکھا کہ جو ہشت دھاتیں اس کھرل کی تیاری میں استعمال ہوں وہ نہایت پاکیزہ اور مدبر ہوں۔ اس لئے بازاری نہ ہوں بلکہ اپنے مرکبات سے حاصل کی گئی ہوں یعنی سونا پاسہ کا نمبری ہو۔ چاندی روپا ماکھی یا ہڑتال زرد سے کشتہ کرکے ہارالحیات دیگر

زندہ کی گئی ہو یا برابر کا سیسہ ملا کر عمل خلاص سے سیسہ اڑا کر چاندی خالص نکالی گئی ہو۔ لوہا وہ ہو جو سنگ مقناطیس سے نکالا گیا ہو یا کئی بار گرم کر کے روغن کنجد میں غوطہ دیا گیا ہو۔ جست سنگ بصری سے نکالا گیا ہو۔ قلعی وہ ہو جو صدف مردارید سے نکالی گئی (صدف مرداریدکو آگ میں پھونک کر مار الجیات دیگر نہایت تیز آنچ سے چکر دیکر قلعی برآمد کرتے ہیں۔ ایک اور طریقہ بھی ہے۔ جو پھر کسی دوسری جگہ لکھا جاویگا) تانبا وہ ہو جو خراطین سے یا حرمل سے یا بالوں سے نکالا گیا ہو (خراطین سے جلد نکل آتا ہے۔ مور کے پر سے بھی جلد نکل آتا ہے) سیسہ وہ ہو جو مردار سنگ سے نکالا گیا ہو اور پارہ وہ ہو جو شنگرف سے جو ہر اڑا کر نکالا گیا ہو۔ انکا وزن ایک کتاب میں ایک اور طریق پر لکھا دیکھا کہ اس طرح ہے۔ سونا ایک حصہ۔ چاندی ۲ حصہ۔ لوہا ۳ حصہ جست ۴ حصہ قلعی ۵ حصہ۔ تانبا ۶ حصہ سیسہ ۷ حصہ۔ پارہ ۱۸ حصہ۔ ان کو گلانے اور ملانے کا طریقہ وہی ہے جو ہم نے اوپر لکھا ہے۔ یعنے پہلے لوہا گلاوے پھر سونا ملاوے پھر تانبا پھر چاندی اسی طرح یکے بعد دیگرے گلا کر ملاوے۔

## دیگر

جنگلی لاجونتی یا مکو سیاہ یا کوارگندل ان میں سے جو جو بوٹی مل سکے اسکے شیرہ میں ۳ پہر کھرل کر کے اور اُس کے نگدہ میں رکھ کر آگ دیدے۔ گیارہ بار کے عمل سے پارہ عقد ہو جاویگا۔ اگر ایک تولہ پارہ ہو تو ۵ تولہ بوٹی کا نگدہ اور چار سیر آنچ ہوا کرے۔

## دیگر

سیاہ دھتورہ کے بیجوں کے تیل سے دن کو دو پہر کھرل کریں اور رات کو ۵ گنا زیادہ پتوں کے نگدہ میں رکھ کر تین سیر آگ دیدیا کریں۔ اسی طرح ۲۱

یا ۲،۲ بار کے عمل سے پارہ کا عقد ہو جائیگا۔

## دیگر

پارہ تین پہر عرق بھنگرہ سیاہ یا سفید کے عرق میں کھرل کریں پھر پانچ تولہ نگدہ برگ بھنگرہ میں رکھ کر لوہے کے سینٹ میں بند کر کے تلے چراغ کی مانند آگ جلادیں اور اوپر دھتورہ کے پتوں کے عرق کا چویا دیتے رہیں تو دو یا حد تین پہر میں پارہ گولی ہو جائیگا۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ سدہ گٹکا کی صرف وہی دو تراکیب ہیں جو سب سے اول درج کی گئی ہیں باقی کی سب تراکیب محض معمولی گٹکے کی ہیں۔ پارہ کے عقد کرنے کی اور بھی بہت سی ترکیبیں ہیں مگر اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

# مختلف اشیا سے پارہ نکالنا

ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ پارہ کئی چیزوں کے اندر موجود ہے مثلاً ابرک سفید وسیاہ۔ شنگرف۔ کتے کا گوشت۔ سیکر کی پھلیاں۔ ہڑتال ورقی۔ رسکپور دار چکنا سم الفار۔ سیسہ۔ سرمہ۔ ان میں سے پارہ نکالنے کی ترکیب اس طرح ہے۔

# شنگرف۔ رسکپور اور دار چکنا سے پارہ نکالنا

شنگرف یا رسکپور یا دار چکنا سے پارہ نکالنے کی ترکیب ایکساں ہے۔ ان میں سے جس کا پارہ علیحدہ کرنا ہو اُسے باریک پیس کر کھٹی بیری یا کھٹی بوٹی یا عرق لیموں سے دو گھنٹہ تک کھرل کریں۔ ہر ایک شے کے پتوں سے عرق نکال کر اُسے آگ پر پھاڑ کر مقطر کریں تاکہ اُس کا فضلہ نہ رہے۔ اس عرق سے کھرل کر کے سایہ میں سکھالیں اور دوبارہ باریک پیس کر دو پیالوں میں بند کر کے آگ پر جوہر اُڑالیں۔ تمام پارہ اوپر جا لگیگا۔ اُسے چھڑا کر کھرل میں

ڈالیں اور سرد چینی کے تیل کے چند قطرے ڈال کر کھرل کریں۔ پارہ اپنی اصلی حالت پر لرزاں ہو جائیگا۔ اگر سرد چینی کا تیل نہ ہو تو روغن کنجد سے اسی طرح عمل کرے لرزاں ہو جائیگا۔

# ابرک سے پارہ نکالنا

ابرک سفید کوٹ کر باریک سفوف کریں اور اسے لوٹی سرایلہ یا کونچ کے عرق سے ۴ گھنٹہ تک خوب کھرل کریں۔ پھر کھیتوں کے بھوں کے عرق کو جسے عرق بہار کہتے ہیں صابن حل کرکے اس ابرک میں ملادیں اور خمیر ہونے دیں۔ گرمیوں کے موسم میں ایک ہفتہ کے اندر خمیر ہو جائیگا۔ اس خمیر کو کسی برتن کے اندر لیپ کرکے برتن کو ٹیڑھا کرکے رکھدیں۔ چند روز میں پارہ جدا ہو جائیگا۔ مگر سخت گرمی کا موسم چاہئے۔ تب یہ عمل ہو سکتا ہے جیسے جیٹھ یا اساڑھ کے موسم

# دیگر

ابرک دہناب کو ۳۔۴ روز تک کونچ کے پتوں کے عرق سے کھرل کریں۔ پھر کونچ کے پتوں کے نگدے سے دو ٹکیاں بنا کر درمیان ابرک دہناب دیکر ایک برتن کے منہ پر باریک کپڑا باندھ کر اس پر یہ ٹکیہ رکھیں اور ایک مٹکے میں یہ برتن ٹکا کر مٹ کے اندر پانی اسقدر بھریں کہ اس چھوٹے برتن کے نصف تک پہنچے۔ پھر مٹ کا منہ بند کرکے چولہے پر چڑھاویں اور تلے ۴ پہر تک تیز آگ جلادیں پارہ جدا ہو کر کپڑہ کے راہ چھوٹے برتن کے اندر گر جائیگا۔

# دیگر

سیاہ ابرک سے پارہ نکالنا۔ سیاہ ابرک کا ورق ورق جدا کرلیں پھر گندھک کا تیزاب اور لوبان کا عرق ہم وزن ملاکر ورقوں پر مل دیں اور

بوٹیاں اس پر لگائی جاویں کہ ذرّے گھٹ جاویں۔

(۲) قائم النار گندھک سے قائم کرنا۔

(۳) قائم النار پارہ سے قائم کرنا۔

(۴) دھاتوں کا کشتہ کر کے اسے قائم کرنا کیونکہ کشتہ شدہ دھاتیں بطور جسم کے اس کو چمٹ جاتی ہیں اور اس کی روحی حالت کو بدل ڈالتی ہیں۔

(۵) بعض بوٹیاں جن میں اس قسم کے نمک یا دھاتیں ہوتی ہیں اسکو قائم کردیتی ہیں۔

(۶) یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ جبتک پارہ مشتہی یعنے بھوکا نہیں ہوتا تب تک قائم نہیں ہوگا۔

# پارہ کو مشتہی کرنا

ذیل کی بوٹیاں پارہ کو بھوکا بنا دیتی ہیں۔ ان میں سے جو بوٹی مل سکے اُس کا شیرہ نکال کر دو پہر اُس میں کھرل کرے پھر دو پہر تک دھوپ میں رکھ کر خشک کریں اس طرح کے تکرار عمل سے بعض بوٹیاں تین روز میں بعض سات روز میں اور بعض کچھ زیادہ دنوں میں حتی کہ گیارہ روز میں بھوکا کردیتی ہیں۔ بوٹیاں یہ ہیں۔ شیرہ گھیکوار شیرہ گکوڑا۔ صندل سرخ کا کاڑھا۔ کٹھ کڑوا کا جوشاندہ۔ زہرہ طاؤس یعنے جانور مور کا پتا۔ بوٹیوں کے کاڑھے بنانے کا طریقہ یہ ہے:۔ کہ بوٹی کو دردرا کوٹ کر ۸ گنا پانی ڈال کر نرم آگ پر اسقدر پکا دیں کہ پانی ایک حصہ رہ جاوے اُسے مقطر کرلیں۔

# مشتہی کرنے کا طریق دوسرا بذریعہ گندھک

پارہ کو آگ پر رکھ کر گرم کر کے اُس کے وزن سے چھ گنا زیادہ گندھک اگر اُس کو کھلا دیں تو پارہ بھوکا ہو جاتا ہے۔ پھر اس میں چاندی یا سونے کا کشتہ محلول دینے سے یہ قائم النار ہو جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک ڈبل اینٹ کے عین وسط میں ایک گہرا گڑھا گول کھودیں اور اُس کے اردگرد دو دو انگل اونچی

دیوار کھڑ کریا مٹی کی بنا کر سکھالیں پھر اس گڑھے میں پارہ ڈال کر اینٹ کو کوئلوں کی آگ پر رکھیں اور جب پارہ گرم ہو جاوے تو گندھک مصفا کا سفوف تھوڑا تھوڑا اس پر ڈالیں جیسے جیسے گندھک سڑتی جاوے اس کا فضلہ دور کرتے جاویں اور سفوف ڈالتے جاویں حتی کہ چھ گنا گندھک خرچ ہو جاوے۔ جب گندھک کی چٹکی ڈالا کریں تو اوپر ڈھکن دیدیا کریں تا کہ گندھک کے ابخرات پارہ پر اچھی طرح اثر کیا کریں۔

# مشتہی کرنے کے اصول

چار طرح سے بھوکا کرتے ہیں۔ بوٹیوں کے ذریعہ گندک کے ذریعہ حیوانی زہروں کے ذریعہ اور معدنی یا نباتی زہروں کے ذریعہ۔

(۱) **بوٹیاں**۔ امر بیل۔ آک۔ بانجھ ککوڑا یعنے جنگلی کریلہ۔ برم ڈنڈی۔ بکن بندال زرد۔ عرق بیخ سہانجنہ۔ پنواڑ۔ پیپلا مول۔ چنبیلی۔ چیتہ۔ دھتورہ۔ رائی۔ سرپنکھ سونٹھ۔ سنکھا ہولی۔ سورج مکھی۔ شہدئی۔ کسم۔ کیلہ۔ کوا ٹھوٹھی۔ گھیکوار۔ لجالو (لاجونتی) مرچ سیاہ۔ مور سکھا۔ نرگنڈی۔ جو بوٹی زیادہ خشک ہو۔ اس میں ۸ گنا زیادہ پانی ملا کر آگ پر کاڑھ کر عرق نکالے۔ اگر پانی کی جگہ سرکہ یا عرق لیموں یا کوئی اور کھٹائی ملا کر عرق نکالے تو زیادہ مفید ہے۔

(۲) **حیوانات**۔ زہرہ طاؤس۔ زہرہ مرغ۔ زہرہ ماہی روہو۔ زہرہ زرگاؤ میش زہرہ زاغ۔ زہرہ نیل گاؤ۔ زہرہ نیولا۔ زہرہ چیل ان میں سے مور کا پتا صرف ۳ روز کے کھرل سے مشتہی کر دیتا ہے۔ اور گائے کا پتہ ۲۱ دن میں۔ باقی کے پتے تین روز کھرل کرنے اور ۳ روز عرق جنتر یا ڈول جنتر کرنے اور پھر ۳ روز گائے کے پیشاب میں پکانے سے بھوکا ہو جاتا ہے۔

سوم۔ **بذریعہ سمیات**۔ میٹھا تیلیا۔ سم الفار۔ زہر ہلدیہ۔ یہ سچے زہر کہلاتے ان میں سے ہر ایک کے جوشاندہ یا شیرہ میں ایک ایک ہفتہ پارہ کو کھرل کریں

پھر ذیل کے زہروں میں سے ہر ایک میں ۳-۳ دن کھرل کرے مگر کھرل کے نیچے مدھم آگ رکھے تاکہ دوا کا اثر پارہ کے اندر جذب ہوتا جاوے۔ ہر ایک اُپ بکھ یعنے چھوٹی زہروں میں کھرل کرنے کے بعد گرم پانی سے دھوڈالا کرے یا جوہر اُڑا لیا کرے تاکہ پارہ صاف ہو کر الگ ہو جایا کرے۔ اُپ بکھ یعنے ادنےٰ درجہ کی زہریں یہ ہیں۔ آک۔ افیون۔ تھوہر۔ دھتورہ۔ کلھاری۔ کنیر۔ گھونگچی سیاہ وسفید۔

چہارم بذریعہ گندھک۔ گندھک پلانے کا حال ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ مگر اس میں چند شرائط کا خیال رکھیں۔

اول۔ آگ نرم رکھیں تاکہ گندھک کا اثر پورا پورا ہو۔

دوم۔ برتن اوپر سے ڈھک دیا کریں تاکہ گندھک کے انجرات اور بھاپ فوراً باہر نہ نکل جائے۔

سوم۔ جس برتن میں پارہ ڈالیں وہ نہ بہت چوڑا ہو نہ بہت تنگ کیونکہ چوڑے برتن میں پارہ بہت پھیل جاویگا اور تنگ برتن میں اس کے نچلے حصہ پر گندھک کا اثر نہ ہوگا۔

چہارم۔ جب گندھک کے اثر سے پارہ شنگرف بن جاوے تو پھر جلد جلد گندھک پلاتا جاوے۔

پنجم۔ گندھک جارن اور مارن کے معنے اچھی طرح سمجھ لے۔ جارن کے معنے پلانا یعنے جذب کرانا اور مارن کے معنے جلا دینا ہے۔ پارہ کو جب گندھک پلائی جاتی ہے تو چھ گنا زیادہ گندھک جذب کی جاتی ہے۔ اس سے کم جذب نہ کریں زیادہ چاہے کرلیں۔ زیادہ ۱۰ گنا تک جذب کر دیا کرتے ہیں۔

# منتہی پارہ کی پہچان

اگر اس کو سونے یا چاندی کے ورق پلائے جائیں تو نہ پارہ کا وزن بڑھتا ہے

نہ اُس کی رنگت میں فرق آتا ہے - جب رنگ میں تغیر واقعہ ہو تو سیر ہو گیا سمجھو

# قائم النار کرنا

۵ تولہ پارہ کڑاہی میں ڈال کر اُس پر ۵ سیر عرق بھاتل بوٹی جسکا عرق زرد نکلتا ہے ڈال کر نرم آگ پر جذب کریں بعدہٗ عرق لیموں اڑھائی سیر ڈال کر اسی طرح جذب کر دیں پارہ لرزان قائم ہو گا -

## دیگر

۵ تولہ پارہ کڑاہی میں ڈال کر ایک سیر عرق بھنگ کا چویا دیں پھر ایک سیر امربیل کے عرق کا چویا دیں پھر ایک سیر دودھی خوردکے پانی کا چویا دیں - پھر ایک سیر عرق برگ سرس کا چویا دیں لرزان قائم ہو -

## دیگر

شاہترہ سُرخ گُل کا عرق ۴ سیر نکال کر ۵ تولہ پارہ پر بذریعہ چویا جذب کر دیں -

## دیگر

بھنگرہ سیاہ یا سفید کا عرق اور دودھی ہزاردانی کا عرق مساوی الوزن ملا کر ۴ سیر چویا دیں لرزان قائم ہو -

# قائم النار سخت

کیلہ کا ڈنڈا ایسا لو جو دو بالشت لمبا اور سوا فٹ مدور ہو اُس کو نصف تک کھو کھلا کر کے اُس میں کھٹی بوٹی کا پانی ۲ سیر یا ہی ڈال کر ایک تولہ پارہ ڈالیں اور اجزائے مستخرجہ سے اُسے بند کر کے اوپر مٹی لگا دیں اور زمین میں گڑھا کھود کر کیلہ کا ڈنڈا سیدھا کھڑا کر کے گرد اُپلے لگا کر آگ دیدیں سرد ہونے پر نکالیں - کیلہ راکھ ہو گیا ہو گا اور پارہ عقد قائم النار ملیگا اسقدر سخت ہو گا کہ

چوٹ لگانے سے بھی نہیں ٹوٹے گا۔ گڑھا اتنا گہرا ہو کہ کیلہ کا ڈنڈا اس میں سیدھا کھڑا کریں تو زمین کے ساتھ برابر ہو اور چوڑا اسقدر ہو کہ کیلہ کی ہر طرف ایک ایک فٹ جگہ چھٹی رہے۔ اس میں اوپلے ڈال کر چاروں طرف سے بھر دیں پھر آگ لگا دیں۔

## دیگر

پارہ کھدر کے کپڑے کی تھیلی میں ڈال کر ان بجھ چونہ کے اندر دبا دیں اور ہنڈیا کے نیچے ۴ پہر معتدل آگ جلادیں پھر سرد کر کے اندر سے پوٹلی نکالیں جس کے اندر سے جما ہوا اور سخت شدہ قائم پارہ نکلے گا۔ ایک تولہ پارہ کے نیچے اوپر آدھ سیر چونہ قلعی ان بجھ چاہیئے۔

## دیگر

۵ تولہ گھنگچی سفید کی دال باریک پیس کر نصف اوپر نصف نیچے درمیان ایک تولہ پارہ رکھ کر اوپر ۵ تولہ تیل تارا میرا ڈال کر نیچے نرم چوبی آگ دیں ۴ پہر پکانے کے بعد آگ تیز کر دیں تاکہ تیل میں آگ لگ جاوے جب سب کچھ جل چکے تب نیچے سے پارہ نکال لو۔

## دیگر

پھوبوٹی کے عرق سے ۴۶ گھڑی پارہ رگڑو قائم مسکہ ہو پھر انگوری شراب کا چویا دو ایک گھنٹہ کے چویلے سے سخت ہو۔

## دیگر

ایک تولہ پارہ ایک بیضہ مرغ میں باریک سوراخ کر کے بھر دیں اور انڈہ کا سوراخ بند کر کے اس پر مضبوط گل حکمت کر کے ۴ سیر چونہ آب نارسیدہ میں رکھ کر پانی ڈال دیں جب چونہ پک کر سرد ہو جاوے انڈہ نکال لیں اور کھول کر اندر سے پارہ نکال کر دوسرے انڈہ میں بھر کر اسی طرح ۳۲ گوبی لال مرچ کے پتوں کے نگدہ میں رکھ کر ایک بالشت وہاں کی بھوسی کی آگ دیں پارہ سخت اور قائم

ہو جائیگا۔ اگر اتنے عمل سے مطلب نہ نکلے تو چند بار اور کرلیں پورا قائم اور سخت ہو جائیگا۔

# سیماب انیج کا بیان اور اصلاح

سیماب اتیج وہ پارہ ہے جس کا تیج دور ہوگیا ہو گویا اس کی کچلیاں یا پر سارے ٹوٹ گئے ہوں۔ ایسا پارہ سنڈہ محض یا معطل کہلاتا ہے۔ کیونکہ کھانے میں کام آتا ہے اور نہ فن اکسیر میں نہ ترغواض ہوتا ہے اور نہ اجسام کی غذا بن سکتا ہے۔ جب تک اس کی اصلاح نہ ہو تب تک یہ بالکل مٹی کے برابر ہے۔ اس کی اصلاح اس طرح ہو سکتی ہے کہ بازاری خام پارہ سنڈہ پارہ کے برابر ملا کر نوشادر برابر ملا کر عرق چولائی سے ۳ گھنٹہ کھرل کریں پھر سکھا کر جوہر اڑا دیں جو مادہ اوپر جا لگے اُس کو تہ نشین مادے سے ملا کر پھر چولائی کے عرق سے کھرل کریں اور جوہر اُڑا دیں۔ اسی طرح بار بار کریں۔ ۷ مرتبہ کے عمل سے اتیج پارہ یعنے سنڈہ پارہ درست ہو کر غواض ہو جائیگا۔ کیونکہ خام پارہ کی کچلیاں اس میں آجاوینگی۔ یہی طریق سنڈہ پارہ کو درست کرنے کا ہے چولائی کے عوض شیرہ بھاتل سے جس کا عرق زرد رنگ ہوتا ہے اسی طرح بار بار عمل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ذیل کی بوٹیوں کے عرق سے بھی عمل کر سکتے ہیں۔ گھیکوار۔ برگ مدار۔ بھنگرہ ہر قسم۔ دودھی خورد تا میشری

# پارہ کو بھیا گھات کرنیکا طریقہ

یعنے ابرک کے ذریعہ پارہ کو درست کرنا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پارہ کو کھرل میں ڈالیں اور برابر کا ابرک سیاہ دہناب ملا کر عرق مولی یا گلگر ونده سے دو پہر تک کھرل کریں پھر سکھا کر ابرک پھونک مار کر نکال دیں اور دوسرا ابرک دہناک ملا کر پھر عرق مولی یا گگرونده سے دوپہر کھرل کریں اور پھر پھونک مار کر پہلا ابرک نکال دیں۔ اسی طرح ۷ بار تکرار عمل کریں۔ ابرک کا پارہ جو قائم النار ہوتا ہے پارہ ملتا